سورة الرعد

آيات ٢٧ - ٣٥

وَيَقُولُ الَّذِينَ كَفَرُوا لَوْلَا أُنزِلَ عَلَيْهِ آيَةٌ مِّن رَّبِّهِ ۗ قُلْ إِنَّ اللَّهَ يُضِلُّ مَن يَشَاءُ وَيَهْدِي إِلَيْهِ مَنْ
أَنَابَ ﴿٢٧﴾ الَّذِينَ آمَنُوا وَتَطْمَئِنُّ قُلُوبُهُم بِذِكْرِ اللَّهِ ۗ أَلَا بِذِكْرِ اللَّهِ تَطْمَئِنُّ الْقُلُوبُ ﴿٢٨﴾ الَّذِينَ آمَنُوا وَ
عَمِلُوا الصَّالِحَاتِ طُوبَىٰ لَهُمْ وَحُسْنُ مَآبٍ ﴿٢٩﴾ كَذَٰلِكَ أَرْسَلْنَاكَ فِي أُمَّةٍ قَدْ خَلَتْ مِن قَبْلِهَا أُمَمٌ لِّتَتْلُوَا
عَلَيْهِمُ الَّذِي أَوْحَيْنَا إِلَيْكَ وَهُمْ يَكْفُرُونَ بِالرَّحْمَٰنِ ۚ قُلْ هُوَ رَبِّي لَا إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ ۚ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَإِلَيْهِ
مَتَابِ ﴿٣٠﴾ وَلَوْ أَنَّ قُرْآنًا سُيِّرَتْ بِهِ الْجِبَالُ أَوْ قُطِّعَتْ بِهِ الْأَرْضُ أَوْ كُلِّمَ بِهِ الْمَوْتَىٰ ۗ بَل لِّلَّهِ الْأَمْرُ
جَمِيعًا ۗ أَفَلَمْ يَيْأَسِ الَّذِينَ آمَنُوا أَن لَّوْ يَشَاءُ اللَّهُ لَهَدَى النَّاسَ جَمِيعًا ۗ وَلَا يَزَالُ الَّذِينَ كَفَرُوا
تُصِيبُهُم بِمَا صَنَعُوا قَارِعَةٌ أَوْ تَحُلُّ قَرِيبًا مِّن دَارِهِمْ حَتَّىٰ يَأْتِيَ وَعْدُ اللَّهِ ۚ إِنَّ اللَّهَ لَا يُخْلِفُ الْمِيعَادَ
﴿٣١﴾ وَلَقَدِ اسْتُهْزِئَ بِرُسُلٍ مِّن قَبْلِكَ فَأَمْلَيْتُ لِلَّذِينَ كَفَرُوا ثُمَّ أَخَذْتُهُمْ ۖ فَكَيْفَ كَانَ عِقَابِ ﴿٣٢﴾
أَفَمَنْ هُوَ قَائِمٌ عَلَىٰ كُلِّ نَفْسٍ بِمَا كَسَبَتْ ۗ وَجَعَلُوا لِلَّهِ شُرَكَاءَ ۗ قُلْ سَمُّوهُمْ ۚ أَمْ تُنَبِّئُونَهُ بِمَا لَا يَعْلَمُ فِي
الْأَرْضِ أَم بِظَاهِرٍ مِّنَ الْقَوْلِ ۗ بَلْ زُيِّنَ لِلَّذِينَ كَفَرُوا مَكْرُهُمْ وَصُدُّوا عَنِ السَّبِيلِ ۗ وَمَن يُضْلِلِ
اللَّهُ فَمَا لَهُ مِنْ هَادٍ ﴿٣٣﴾ لَّهُمْ عَذَابٌ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا ۖ وَلَعَذَابُ الْآخِرَةِ أَشَقُّ ۖ وَمَا لَهُم مِّنَ اللَّهِ مِن
وَاقٍ ﴿٣٤﴾ مَّثَلُ الْجَنَّةِ الَّتِي وُعِدَ الْمُتَّقُونَ ۖ تَجْرِي مِن تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ ۖ أُكُلُهَا دَائِمٌ وَظِلُّهَا ۚ تِلْكَ عُقْبَى
الَّذِينَ اتَّقَوا ۖ وَّعُقْبَى الْكَافِرِينَ النَّارُ ﴿٣٥﴾

وَ يَقُوْلُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَوْلَآ اُنْزِلَ عَلَيْهِ اٰيَةٌ مِّنْ رَّبِّهٖ ؕ قُلْ اِنَّ اللّٰهَ يُضِلُّ مَنْ يَّشَآءُ وَيَهْدِيْٓ اِلَيْهِ مَنْ اَنَابَ ۖۚ ﴿٢٧﴾ اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَ تَطْمَئِنُّ قُلُوْبُهُمْ بِذِكْرِ اللّٰهِ ؕ اَلَا بِذِكْرِ اللّٰهِ تَطْمَئِنُّ الْقُلُوْبُ ؕ ﴿٢٨﴾

وَ يَقُوْلُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا - اور کہتے ہیں وہ لوگ جنھوں نے کفر کیا

لَوْلَآ اُنْزِلَ عَلَيْهِ - کیوں نہیں اتاری جاتی اس (پیغمبر) پر

اٰيَةٌ مِّنْ رَّبِّهٖ - کوئی نشانی اس کے رب کی طرف سے

قُلْ اِنَّ اللّٰهَ يُضِلُّ - آپ کہہ دیجئے بیشک اللہ گمراہ کرتا ہے

مَنْ يَّشَآءُ وَيَهْدِيْٓ اِلَيْهِ - اور وہ ہدایت دیتا ہے اپنی طرف

مَنْ اَنَابَ - اُن کو جو رجوع کرتے ہیں (اُس کی طرف) (ن و ب)

اَنَابَ يُنِيْبُ ، اِنَابَةٌ : رجوع کرنا (IV)

اردو میں : نیابت، نائب، منیب، نواب، نوبت

'مَنْ اَنَابَ' کی تفصیل

اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَ تَطْمَئِنُّ قُلُوْبُهُمْ - جو لوگ ایمان لائے اور اطمینان پاتے ہیں ان کے دل

اِطْمَئَنَّ يَطْمَئِنُّ ، اِطْمِيْنَانٌ : اطمینان پانا (X)

بِذِكْرِ اللّٰهِ - اللہ کے ذکر سے

كَذٰلِكَ اَرْسَلْنٰكَ فِيْٓ اُمَّةٍ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهَآ اُمَمٌ لِّتَتْلُوَا۟ عَلَيْهِمُ الَّذِيْٓ اَوْحَيْنَآ اِلَيْكَ وَهُمْ يَكْفُرُوْنَ بِالرَّحْمٰنِ ۭ قُلْ هُوَ رَبِّيْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَاِلَيْهِ مَتَابِ ۝٣٠

اَلَا بِذِكْرِ اللّٰهِ - یادرکھو اللہ ہی کی یاد سے ہی

اَلَا: حرفِ تنبیہ (Attention particle) جو اپنے مابعد کی حقیقت پر دلالت کرتا ہے

تَطْمَىِٕنُّ الْقُلُوْبُ - اطمینان پاتے ہیں دل

اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ - جو لوگ ایمان لائے اور نیک عمل کیے

طُوْبٰى لَهُمْ -(تو) فرحت (خوش نصیبی) ہے ان کے لیے

طُوبیٰ : مصدر (خوشحالی، خیر کثیر، فرحت، خوشخبری) جنت میں ایک درخت کا نام

طَابَ يَطِيبُ ، طِيباً ... کسی چیز کا پاکیزہ اور حلال ہونا

وَحُسْنُ مَاٰبٍ - اور بہت اچھا ٹھکانہ

مَاٰب : لوٹنے کا وقت، لوٹنے کی جگہ (ٹھکانہ)

(عزت مآب، رسالت مآب)

كَذٰلِكَ اَرْسَلْنٰكَ فِيْٓ اُمَّةٍ - اس طرح ہم نے بھیجا آپ کو ایک ایسی قوم میں

قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهَآ - کہ گزر چکی ہیں اس سے پہلے

خَلَا يَخْلُوْ ، خَلَآءٌ : گذرنا

اُمَمٌ لِّتَتْلُوَا۟ عَلَيْهِمُ - بہت سی قومیں، تاکہ پڑھ کر سُنائیں آپ ان کو (وہ پیغام)

تَلَا يَتْلُوْ ، تِلَاوَةٌ تلاوت کرنا، پڑھ کر سنانا

كَذٰلِكَ اَرْسَلْنٰكَ فِيْۤ اُمَّةٍ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهَاۤ اُمَمٌ لِّتَتْلُوَاۡ عَلَيْهِمُ الَّذِيْۤ اَوْحَيْنَاۤ اِلَيْكَ وَ هُمْ يَكْفُرُوْنَ بِالرَّحْمٰنِ ؕ قُلْ هُوَ رَبِّيْ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَ اِلَيْهِ مَتَابِ ۝۳۰

اَوْحٰى يُوْحِىْ ، اِيْحَآءٌ : وحی کرنا (۱۷)

الَّذِيْۤ اَوْحَيْنَاۤ اِلَيْكَ - جو وحی کیا ہے ہم نے آپ کی طرف

وَ هُمْ يَكْفُرُوْنَ بِالرَّحْمٰنِ - حالانکہ وہ انکار کرتے ہیں رحمٰن کا

قُلْ هُوَ رَبِّيْ - آپ کہہ دیں ! وہی میرا رب ہے

لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ - کوئی معبود اس کے سِوا

عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ - اسی پر میں نے بھروسہ کیا

وَ اِلَيْهِ مَتَابِ - اور اس کی طرف ہی میرا لوٹنا ہے

وَ يَقُوْلُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَوْلَآ اُنْزِلَ عَلَيْهِ اٰيَةٌ مِّنْ رَّبِّهٖ ؕ قُلْ اِنَّ اللّٰهَ يُضِلُّ مَنْ يَّشَآءُ وَ يَهْدِيْۤ اِلَيْهِ مَنْ اَنَابَ ۖۚ ﴿۲۷﴾ اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَ تَطْمَئِنُّ قُلُوْبُهُمْ
بِذِكْرِ اللّٰهِ ؕ اَلَا بِذِكْرِ اللّٰهِ تَطْمَئِنُّ الْقُلُوْبُ ؕ ﴿۲۸﴾ اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ طُوْبٰى لَهُمْ وَ حُسْنُ مَاٰبٍ ﴿۲۹﴾ كَذٰلِكَ اَرْسَلْنٰكَ فِيْۤ اُمَّةٍ قَدْ خَلَتْ
مِنْ قَبْلِهَاۤ اُمَمٌ لِّتَتْلُوَا۠ عَلَيْهِمُ الَّذِيْۤ اَوْحَيْنَاۤ اِلَيْكَ وَ هُمْ يَكْفُرُوْنَ بِالرَّحْمٰنِ ؕ قُلْ هُوَ رَبِّيْ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَ اِلَيْهِ مَتَابِ ﴿۳۰﴾

یہ لوگ جنہوں نے (رسالت محمدیؐ کو ماننے سے) انکار کر دیا ہے کہتے ہیں "اِس شخص پر اِس کے رب کی طرف سے کوئی نشانی کیوں نہ اتری" کہو، اللہ جسے چاہتا ہے گمراہ کر دیتا ہے اور وہ اپنی طرف آنے کا راستہ اُسی کو دکھاتا ہے جو اُس کی طرف رجوع کرے، ایسے ہی لوگ ہیں وہ جنہوں نے (اِس نبی کی دعوت کو) مان لیا اور اُن کے دلوں کو اللہ کی یاد سے اطمینان نصیب ہوتا ہے خبردار رہو! اللہ کی یاد ہی وہ چیز ہے جس سے دلوں کو اطمینان نصیب ہوا کرتا ہے، پھر جن لوگوں نے دعوت حق کو مانا اور نیک عمل کیے وہ خوش نصیب ہیں اور ان کے لیے اچھا انجام ہے

اے محمدؐ، اِسی شان سے ہم نے تم کو رسول بنا کر بھیجا ہے، ایک ایسی قوم میں جس سے پہلے بہت سی قومیں گزر چکی ہیں، تاکہ تم اِن لوگوں کو وہ پیغام سناؤ جو ہم نے تم پر نازل کیا ہے، اِس حال میں کہ یہ اپنے نہایت مہربان خدا کے کافر بنے ہوئے ہیں اِن سے کہو کہ وہی میرا رب ہے، اُس کے سوا کوئی معبود نہیں ہے، اُسی پر میں نے بھروسہ کیا اور وہی میرا ملجا و ماویٰ ہے

محمد اقبال

وَيَقُوْلُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَوْلَاۤ اُنْزِلَ عَلَيْهِ اٰيَةٌ مِّنْ رَّبِّهٖ ؕ قُلْ اِنَّ اللّٰهَ يُضِلُّ مَنْ يَّشَآءُ وَيَهْدِيْۤ اِلَيْهِ مَنْ اَنَابَ ۖۚ ﴿۲۷﴾ اَلَّذِيْنَ
اٰمَنُوْا وَتَطْمَىِٕنُّ قُلُوْبُهُمْ بِذِكْرِ اللّٰهِ ؕ اَلَا بِذِكْرِ اللّٰهِ تَطْمَىِٕنُّ الْقُلُوْبُ ؕ ﴿۲۸﴾ اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ طُوْبٰى لَهُمْ وَ
حُسْنُ مَاٰبٍ ﴿۲۹﴾ كَذٰلِكَ اَرْسَلْنٰكَ فِيْۤ اُمَّةٍ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهَاۤ اُمَمٌ لِّتَتْلُوَا۟ عَلَيْهِمُ الَّذِيْۤ اَوْحَيْنَاۤ اِلَيْكَ وَهُمْ يَكْفُرُوْنَ
بِالرَّحْمٰنِ ؕ قُلْ هُوَ رَبِّيْ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَاِلَيْهِ مَتَابِ ﴿۳۰﴾

Those who have rejected (the message of Muhammad) say: "Why has no sign been sent down upon him from his Lord?" Tell them: "Allah lets go astray those whom He wills, and guides to Himself those who turn to Him.
such are the ones who believe (in the message of the Prophet) and whose hearts find rest in the remembrance of Allah. Surely in Allah's remembrance do hearts find rest.
So those who believe (in the message of the Truth) and do good are destined for happiness and a blissful end.
Thus have We sent you as a Messenger to a community before which many other communities have passed away that you may recite to them whatever We have revealed to you. And yet they deny the Lord of Mercy. Say to them: "He is my Lord, there is no god but Him. In Him I have placed all my trust and to Him I shall return.

محمد اقبال

وَ يَقُوْلُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَوْلَآ اُنْزِلَ عَلَيْهِ اٰيَةٌ مِّنْ رَّبِّهٖ ؕ قُلْ اِنَّ اللّٰهَ يُضِلُّ مَنْ يَّشَآءُ وَيَهْدِيْٓ اِلَيْهِ مَنْ اَنَابَ ۖ (۲۷)

کفار و مشرکین کا حسی معجزہ دکھانے پر اصرار

- مشرکین مکہ کی ہٹ دھرمی - بار بار ان کی اسی بات اور اسی دلیل کا ذکر ہو رہا ہے کہ اس رسولؐ پر کوئی حسی معجزہ کیوں نہیں اتارا گیا؟ (اس مطالبے کا ذکر اس سورت کی آیت ۷، سورۃ بقرہ آیت ۱۸، سورۃ انعام آیت ۳۷، سورۃ یونس آیت ۲۰ میں بھی)

- یہاں اسی اعتراض کا جواب دوسرے اسلوب میں دیا گیا ہے، انہیں بتایا گیا کہ تمہیں راہ راست نہ ملنے کا اصل سبب تمہاری مطلوبہ نشانیوں کا نہ ملنا نہیں، بلکہ تم میں ہدایت کی طلب ہی نہیں۔ ایمان و ہدایت کا راستہ اللہ کے کلام اور اس کے رسول کی باتوں پر غور کرنے سے کھلتا ہے۔ جو لوگ یہ راستہ نہیں اختیار کرتے وہ دنیا جہان کے معجزے دیکھ کر بھی اندھے ہی بنے رہتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے ان کو اپنی یہ سنت یاد دلائی کہ اللہ تعالیٰ اپنی ہدایت ان لوگوں کو نہیں بخشتا جو معجزوں اور کرشموں کے مطالبے کرتے ہیں بلکہ ان لوگوں کو یہ نعمت بخشتا ہے جو آفاق و انفس کی نشانیوں کو دیکھ کر حقیقت کے طالب بنتے ہیں اور خدا کی طرف شرح صدر اور طمانیت قلب کے لیے متوجہ ہوتے ہیں

- بلاشبہ اس سے پہلے اللہ تعالیٰ نے رسولوں کو حسی معجزات عطا فرمائے تھے نبی کریم ﷺ ایک ایسے دور میں تشریف لائے جبکہ دنیا اپنے ارتقاء کی طرف بڑھ رہی تھی، علم اپنا دامن کھول رہا تھا، متمدن حکومتوں کا دور شروع ہو چکا تھا جن کے لیے تہذیب اور تمدن کے ساتھ ساتھ ایسے دستوری کمالات کی ضرورت تھی جو انسان کے شعوری ارتقاء کی تکمیل میں مدد دیں

- آپ ﷺ کو سب سے بڑا معجزہ قرآن کریم دیا گیا جس نے فرد سے لے کر ریاست تک تمام ضرورتیں پوری کیں اور علم کے ان گوشوں میں رہنمائی کی جہاں اس سے پہلے انسان کی رسائی ممکن نہ تھی۔ اس قرآن جیسی کتاب اور آفاق و انفس کی لاتعداد نشانیوں سے آنکھیں بند کرکے معجزوں اور کرشموں کا مطالبہ اپنی گمراہی پہ چلے جانے کا اصرار ہدایت سے محرومی کا پیش خیمہ

الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا وَتَطۡمَٮِٕنُّ قُلُوۡبُهُمۡ بِذِكۡرِ اللّٰهِ ‌ؕ اَلَا بِذِكۡرِ اللّٰهِ تَطۡمَٮِٕنُّ الۡقُلُوۡبُ ؕ‏ ﴿۲۸﴾ اَلَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ طُوۡبٰى لَهُمۡ وَحُسۡنُ مَاٰبٍ‏ ﴿۲۹﴾

ہدایت کی طرف رہنمائی پانے والے

- اللہ تعالیٰ اپنی طرف رہنمائی انہی لوگوں کو فرماتا ہے جن کے دل اللہ کی صفات اور اس کے دلائل وبراہین سے طمانیت پاتے ہیں، جو لوگ یہ راہ نہیں اختیار کرتے وہ ہمیشہ ایمان سے محروم اور معجزت کے مطالبے ہی کرتے رہتے ہیں
- ان حسی معجزوں کے مطالبات کا جواب بڑے واضح اور دوٹوک انداز میں دیا گیا ہے کہ کان کھول کر سن لو کہ اگر دلوں کی طمانیت اور ایمان و شرح صدر کی نعمت مطلوب ہے تو وہ معجزوں اور کرشموں سے نہیں حاصل ہوتی بلکہ اللہ اور اس کی صفات جمال و کمال کے تذکر و تفکر سے حاصل ہوتی ہے تو اگر یہ چیز مطلوب ہے تو پیغمبر کی دعوت سنو اور اس پر غور کرو ورنہ جس وادی میں چاہو ٹھوکریں کھاتے پھرو۔
- جو شخص اللہ تعالیٰ پر حقیقی ایمان لے آتا ہے اس کو اپنا، خالق، مالک اور آقا تسلیم کر لیتا ہے اس سے تعلق استوار کر لیتا ہے، اپنی زبان سے بھی اور عملاً بھی اس کو مستحضر رکھتا ہے (اس کا ذکر میں مشغول رہتا ہے) تو اس کے دل سے شکوک و شبہات کے تمام کانٹے نکل جاتے ہیں، اس کا دل نورِ ایمان سے منور ہو جاتا ہے اور تاریکیاں چھوٹ جاتی ہیں، اس کے دل میں پختگی پیدا ہوتی ہے جو تمام اندیشہ ہائے دور دراز کا خاتمہ کر دیتی ہے۔ اور وہ اطمینان پیدا ہوتا ہے جو اس کی شخصیت کو آسودہ کر دیتا ہے، وہ ہزار خطرات میں پریشان نہیں ہوتا — یہ ہے انسان کی اصل قوت۔ دل کا اطمینان
- یہ صرف ان لوگوں کو نصیب ہوتا ہے جو اللہ پر ایمان لا کر اس سے جڑ جاتے ہیں، اس کے ذکر کو حرزِ جاں بناتے ہیں، اس کی تعلیمات کو زندگی کا دستور، اسی کی ذات و صفات کو زندگی کا اثاثہ اور قوت کا سرچشمہ سمجھتے ہیں

كَذٰلِكَ اَرْسَلْنٰكَ فِيْٓ اُمَّةٍ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهَآ اُمَمٌ لِّتَتْلُوَاۡ عَلَيْهِمُ الَّذِيْٓ اَوْحَيْنَآ اِلَيْكَ وَهُمْ يَكْفُرُوْنَ بِالرَّحْمٰنِ ۭ قُلْ هُوَ رَبِّيْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَاِلَيْهِ مَتَابِ ۝۳۰

نبی اکرم ﷺ کی دلجوئی

- ان آیات میں اللہ نے نبی اکرم ﷺ کی دلجوئی کے لیے ارشاد فرمایا کہ اللہ نے سابقہ قوموں کی طرف بھی رسول بھیجے تھے جیسا کہ آپ ﷺ کو بھیجا ہے۔ آپ اللہ کے مخاطبین ﷺ کی دعوت کو جھٹلا کر فرمائشی معجزہ طلب کر رہے ہیں۔ اللہ یہ معجزے دکھانے پر قادر ہے۔ لیکن اللہ ایسے معجزے دکھا کر زبردستی لوگوں کو ہدایت پر نہیں لائے گا۔
- آپ ان کے نت نئے مطالبات سے دل تنگ نہ ہوں بلکہ ان کو اللہ کی وہ کتاب سنائیں جو آپ پر وحی کی جارہی ہے، بے شک وہ خدائے رحمان کا انکار ہی کرتے رہیں۔ اور ان کے مطالبات کے جواب میں ان کو سنادو کہ اللہ ہی میرا رب ہے، کوئی اس کا شریک نہیں، میرا اسی پر بھروسہ اور وہی میرا مرجع ہے۔ مجھے جو پیام دے کر اس نے بھیجا ہے وہ میں تمہیں سنا رہا ہوں۔ معجزے دکھانا میرا کام نہیں ہے یہ اس کی حکمت و مشیت پر منحصر ہے، وہ چاہے گا، دکھائے گا، نہیں چاہے گا نہیں دکھائے گا۔
- مشرکینِ مکہ کو وارننگ دیتے ہوئے فرمایا کہ تم سے پہلے بھی امتیں گزری ہیں وہ تم سے بدرجہا علم و دولت اور قوت و شوکت پر فائق تھیں۔ ان میں سے جن امتوں نے اللہ تعالیٰ کے رسولوں (علیہ السلام) کی دعوت پر کان نہیں دھرے بلکہ مخالفت میں بڑھتی چلی گئیں وہ بالآخر اللہ تعالیٰ کے عذاب کا شکار ہوئیں اور تاریخ میں آج عبرت کے طور پر زندہ ہیں۔ تم نے اگر وہی روش اختیار کیے رکھی تو سوچ لو اس کا انجام کیا ہوگا۔

وَلَوۡ اَنَّ قُرۡاٰنًا سُيِّرَتۡ بِهِ الۡجِبَالُ اَوۡ قُطِّعَتۡ بِهِ الۡاَرۡضُ اَوۡ كُلِّمَ بِهِ الۡمَوۡتٰى ؕ بَلۡ لِّلّٰهِ الۡاَمۡرُ جَمِيۡعًا ؕ اَفَلَمۡ يَايۡـَٔسِ الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡۤا اَنۡ لَّوۡ يَشَآءُ اللّٰهُ لَهَدَى النَّاسَ جَمِيۡعًا ؕ

وَلَوۡ اَنَّ قُرۡاٰنًا - اور اگر ہوتا کوئی قرآن کہ

لَوْ : حرفِ شرط

سُيِّرَتۡ بِهِ الۡجِبَالُ - چلائے جاتے جس سے (تاثیر سے) پہاڑ

سَيَّرَ يُسَيِّرُ ، تَسْيِيْرٌ : چلانا (II)

اردو میں: سیر، سیرت

اَوۡ قُطِّعَتۡ بِهِ الۡاَرۡضُ - یا ٹکڑے ٹکڑے کی جاتی جس سے زمین

اَوۡ كُلِّمَ بِهِ الۡمَوۡتٰى - یا بلوائے جاتے جس سے مردے (تب بھی یہ ایمان نہ لاتے)

مَوۡتٰی ، مَیِّتٌ کی جمع

بَلۡ لِّلّٰهِ الۡاَمۡرُ جَمِيۡعًا - بلکہ اللہ کے لیے ہی ہیں تمام معاملات سب کے سب (سب اختیار اسی کا)

اَفَلَمۡ يَايۡـَٔسِ الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡۤا - کیا نہیں علم ہوا ان لوگوں کو جو ایمان لائے

يَئِسَ يَيْئَسُ ، يَاْسٌ مایوس ہونا

مفسرین کے نزدیک یہاں يَايۡـَٔسِ ، يَعْلَمُ کے معنی میں استعمال ہوا (پھر کیا علم نہیں ہوا)

اَنۡ لَّوۡ يَشَآءُ اللّٰهُ - کہ اگر چاہتا اللہ

لَهَدَى النَّاسَ جَمِيۡعًا - تو ضرور ہدایت دے دیتا سب انسانوں کو

لَ لامِ تاکید

وَلَا يَزَالُ الَّذِيۡنَ كَفَرُوۡا تُصِيۡبُهُمۡ بِمَا صَنَعُوۡا قَارِعَةٌ اَوۡ تَحُلُّ قَرِيۡبًا مِّنۡ دَارِهِمۡ حَتّٰى يَاۡتِىَ وَعۡدُ اللّٰهِ‌ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُخۡلِفُ الۡمِيۡعَادَ (۳۱)

وَلَا يَزَالُ الَّذِيۡنَ كَفَرُوۡا - اور ہمیشہ جنھوں نے کفر کیا

زَالَ يَزَالُ ، زَوَالٌ زائل ہونا، ختم ہونا

لَا يَزَالُ ہمیشہ (جو ختم نہ ہو گا)

تُصِيۡبُهُمۡ - آ لگتی رہے گی ان کو

اَصَابَ يُصِيۡبُ ، اِصَابَةٌ پہنچنا، آ لگنا (IV)

بِمَا صَنَعُوۡا قَارِعَةٌ - بسبب اس کے جو انھوں نے کرتوت کیے، کوئی آفت

صَنَعَ يَصۡنَعُ ، صَنۡعٌ بنانا، کرنا

قَرَعَ يَقۡرَعُ ، قَرۡعًا کھٹکھٹانا، کوٹنا

قَارِعَةٌ اچانک آنے والی مصیبت

اَوۡ تَحُلُّ قَرِيۡبًا - یا (ہمیشہ) اترتی رہے گی (آفت) نزدیک ہی

(ح ل ل)

حَلَّ يَحُلُّ ، حَلٌّ وَ حُلُوۡلٌ داخل ہونا، آن گرنا

ح ل ل کے مادے میں ۳ معنی:

(۱) کسی چیز کی گرہ کھولنا (حل، محلول، حلول، تحلیل)

(۲) کسی جگہ رہنا (محلہ، محل)

(۳) کسی چیز کا جائز ہونا (حلال، حلالہ)

مِّنۡ دَارِهِمۡ - ان کے گھروں کے

دَار گھر

حَتّٰى يَاۡتِىَ وَعۡدُ اللّٰهِ - یہاں تک کہ آ پہنچے اللہ کا وعدہ

اِنَّ اللّٰهَ - بے شک اللہ تعالیٰ

لَا يُخۡلِفُ الۡمِيۡعَادَ - نہیں خلاف کرتا (اپنے) وعدے کے

اَخۡلَفَ يُخۡلِفُ ، اِخۡلَافٌ خلاف کرنا (IV)

مِيۡعَاد وعدہ

وَلَوْ اَنَّ قُرْاٰنًا سُيِّرَتْ بِهِ الْجِبَالُ اَوْ قُطِّعَتْ بِهِ الْاَرْضُ اَوْ كُلِّمَ بِهِ الْمَوْتٰى ؕ بَلْ لِّلّٰهِ الْاَمْرُ جَمِيْعًا ؕ اَفَلَمْ يَايْـَٔسِ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَنْ لَّوْ يَشَآءُ اللّٰهُ لَهَدَى
النَّاسَ جَمِيْعًا ؕ وَلَا يَزَالُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا تُصِيْبُهُمْ بِمَا صَنَعُوْا قَارِعَةٌ اَوْ تَحُلُّ قَرِيْبًا مِّنْ دَارِهِمْ حَتّٰى يَاْتِىَ وَعْدُ اللّٰهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُخْلِفُ الْمِيْعَادَ ﴿٣١﴾ ع

اور کیا ہو جاتا اگر کوئی ایسا قرآن اتار دیا جاتا جس کے زور سے پہاڑ چلنے لگتے، یا زمین شق ہو جاتی، یا مُردے قبروں سے نکل کر بولنے لگتے؟ (اس طرح کی نشانیاں دکھا دینا کچھ مشکل نہیں ہے) بلکہ سارا اختیار ہی اللہ کے ہاتھ میں ہے پھر کیا اہل ایمان (ابھی تک کفار کی طلب کے جواب میں کسی نشانی کے ظہور کی آس لگائے بیٹھے ہیں اور وہ یہ جان کر) مایوس نہیں ہوگئے کہ اگر اللہ چاہتا تو سارے انسانوں کو ہدایت دے دیتا؟ جن لوگوں نے خدا کے ساتھ کفر کا رویہ اختیار کر رکھا ہے اُن پر ان کے کرتوتوں کی وجہ سے کوئی نہ کوئی آفت آتی ہی رہتی ہے، یا ان کے گھر کے قریب کہیں نازل ہوتی ہے یہ سلسلہ چلتا رہے گا یہاں تک کہ اللہ کا وعدہ آن پورا ہو یقیناً اللہ اپنے وعدے کی خلاف ورزی نہیں کرتا

And what would have happened were a Qur'an to be revealed wherewith mountains could be set in motion, or the earth cleft, or the dead made to speak? (To show such signs is not at all difficult for) everything rests entirely with Allah. So, do not the people of faith (still look forward to such a sign in response to the demand of the unbelievers and) despair as a result of knowing that had Allah so willed, He could have guided all to the Truth. Misfortune continues to afflict the unbelievers on account of their misdeeds, or to befall on locations close to their habitation. This will continue until Allah's promise (of chastisement) is fulfilled. Indeed Allah does not go back upon His promise.

محمد اقبال

وَلَوْ اَنَّ قُرْاٰنًا سُيِّرَتْ بِهِ الْجِبَالُ اَوْ قُطِّعَتْ بِهِ الْاَرْضُ اَوْ كُلِّمَ بِهِ الْمَوْتٰى ؕ بَلْ لِّلّٰهِ الْاَمْرُ جَمِيْعًا ؕ اَفَلَمْ يَايْـَٔسِ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اَنْ لَّوْ يَشَآءُ اللّٰهُ لَهَدَى النَّاسَ جَمِيْعًا ؕ وَلَا يَزَالُ الَّذِيْنَ
كَفَرُوْا تُصِيْبُهُمْ بِمَا صَنَعُوْا قَارِعَةٌ اَوْ تَحُلُّ قَرِيْبًا مِّنْ دَارِهِمْ حَتّٰى يَاْتِىَ وَعْدُ اللّٰهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُخْلِفُ الْمِيْعَادَ ﴿۳۱﴾

سابقہ مضمون کی تاکید و تکمیل

- اس آیتِ کریمہ کے مخاطبین کون؟ یہاں خطاب کفار سے نہیں بلکہ مسلمانوں سے ہے، مسلمان جب کفار کی طرف سے بار بار نشانی کا مطالبہ سنتے تھے تو ان کے دلوں میں بے چینی پیدا ہوتی تھی کہ کاش ان لوگوں کو کوئی نشانی دکھا دی جاتی جس سے یہ لوگ قائل ہو جاتے۔ پھر جب وہ محسوس کرتے تھے کہ اس طرح کی کسی نشانی کے نہ آنے کی وجہ سے کفار کو نبی ﷺ کی رسالت کے متعلق لوگوں کے دلوں میں شبہات پھیلانے کا موقع مل رہا ہے تو ان کی یہ بے چینی اور بھی زیادہ بڑھ جاتی تھی۔
- اس پر مسلمانوں سے فرمایا جا رہا ہے کہ اگر ان کے لیے کوئی ایسا قرآن بھی اتارا جاتا جس سے پہاڑ حرکت میں آ جاتے یا زمین شق ہو جاتی تو کیا واقعی تم یہ سمجھتے ہو کہ یہ لوگ ایمان لے آتے؟ نہیں، یہ تب بھی ایمان نہ لاتے بلکہ اس وقت بھی یہ اپنے کفر پر ڑے رہنے کے لیے کوئی نہ کوئی بہانہ بنا ہی لیتے
- مسلمانوں کو تسلی : نشانیوں کے نہ دکھانے کی اصل وجہ یہ نہیں کہ اللہ ان کے دکھانے پر قادر نہیں ہے، بلکہ اصل وجہ یہ ہے کہ ان طریقوں سے کام لینا اللہ کی مصلحت کے خلاف ہے۔ وہ چاہتا ہے کہ لوگ اپنی عقل و بصیرت سے کام لیں، آفاق و انفس کے دلائل پر غور کریں، پیغمبر کی باتوں کو سوچیں اور سمجھیں اور پھر اپنے اختیار و ارادہ کی آزادی کے ساتھ اس راہ حق کو اختیار کریں
- لیکن ایسا بھی نہیں ہے کہ نشانیاں ظاہر نہ ہو رہی ہوں، وقتاً فوقتاً ان کی کرتوتوں کی پاداش میں خود ان پر یا ان کے قرب و جوار کے لوگوں پر تنبیہات نازل ہوتی رہتی ہیں۔ ان سے مقصود یہی ہوتا ہے کہ یہ لوگ جاگیں، آنکھیں کھولیں اور پیغمبر کی باتوں کو سنیں اور سمجھیں لیکن ان سے یہ کوئی سبق نہیں لیتے بلکہ منتظر ہیں کہ عذاب الٰہی کا ڈنڈا خود ان کی کمر پر پڑے تب یہ مانیں گے

وَلَقَدِ اسْتُهْزِئَ بِرُسُلٍ مِّنْ قَبْلِكَ فَاَمْلَيْتُ لِلَّذِيْنَ كَفَرُوْا ثُمَّ اَخَذْتُهُمْ ۫ فَكَيْفَ كَانَ عِقَابِ ﴿۳۲﴾ اَفَمَنْ هُوَ قَآئِمٌ عَلٰى كُلِّ نَفْسٍۢ بِمَا كَسَبَتْ ۚ وَ جَعَلُوْا لِلّٰهِ شُرَكَآءَ ؕ

وَلَقَدِ اسْتُهْزِئَ - اور بیشک مذاق اڑایا جا چکا ہے

اِسْتَهْزَأَ يَسْتَهْزِئُ ، اِسْتِهْزَآءٌ مذاق اڑانا (X)

اردو میں: استہزاء

بِرُسُلٍ مِّنْ قَبْلِكَ - رسولوں کا ت آپ سے پہلے (بھی)

فَاَمْلَيْتُ لِلَّذِيْنَ - مگر ڈھیل دی ہم نے ان لوگوں کو جنہوں نے

(م ل و)

اَمْلٰى يُمْلِيْ ، اِمْلَآءٌ : مہلت دینا (IV)

كَفَرُوْا ثُمَّ اَخَذْتُهُمْ - کفر کیا پھر پکڑ لیا ہم نے ان کو

فَكَيْفَ كَانَ عِقَابِ - پس (دیکھ لو) کیسا تھا میرا عذاب؟

عِقَاب : عقوبت (عذاب)

عِقَابِ اصل میں عِقَابِيْ تھا

اَفَمَنْ هُوَ قَآئِمٌ - تو کیا وہ جو نگران ہے

قَآئِمٌ : محافظ، شاہد، نگران

کسی پر قائم ہونے کے معنی۔ ان کی زندگی کے تمام امور میں اختیار رکھنا، امور میں تدبیر اور نظم و ضبط دینا ہے

عَلٰى كُلِّ نَفْسٍ - ہر جاندار (کے اعمال) پر

بِمَا كَسَبَتْ - جو اس نے کمائے ہیں

كَسَب : کمانا

(تمہارے ٹھہرائے ہوئے شریکوں جیسا ہو سکتا ہے؟)

وَ جَعَلُوْا لِلّٰهِ شُرَكَآءَ - اور (پھر بھی) بنا رکھے ہیں انھوں نے اللہ کے لیے شریک

قُلْ سَمُّوْهُمْ ؕ اَمْ تُنَبِّـُٔوْنَهٗ بِمَا لَا يَعْلَمُ فِى الْاَرْضِ اَمْ بِظَاهِرٍ مِّنَ الْقَوْلِ ؕ بَلْ زُيِّنَ لِلَّذِيْنَ كَفَرُوْا مَكْرُهُمْ وَصُدُّوْا عَنِ السَّبِيْلِ ؕ وَمَنْ يُّضْلِلِ اللّٰهُ فَمَا لَهٗ مِنْ هَادٍ ﴿۳۳﴾

قُلْ سَمُّوْهُمْ - آپ کہیں (ان سے) ذرا نام (صفات) تو بتاؤ ان کی

سَمّٰی یُسَمِّیْ ، تَسْمِیَۃٌ : نام لینا / رکھنا (II)

اَمْ تُنَبِّـُٔوْنَهٗ - کیا خبر دے رہے ہو تم اس (اللہ) کو

نَبَّأَ یُنَبِّیءُ ، تَنْبِئَۃٌ : خبر دینا (II)

اردو میں: نبی، انبیاء

بِمَا لَا يَعْلَمُ فِى الْاَرْضِ - ایسی بات کی جو نہیں جانتا وہ زمین میں

اَمْ بِظَاهِرٍ مِّنَ الْقَوْلِ - یا یہ ظاہری ایک کہنے کی بات ہے (جس میں حقیقت کوئی نہیں) ؟

بَلْ زُيِّنَ لِلَّذِيْنَ - بلکہ خوشنما بنا دیے گئے ہیں ان لوگوں کے لیے جنہوں نے

كَفَرُوْا مَكْرُهُمْ - کفر کیا ، ان کے مکر

وَصُدُّوْا عَنِ السَّبِيْلِ - اور وہ روک دیئے گئے راہ راست سے

صَدَّ یَصُدُّ ، صَدٌّ وَ صُدُوْدٌ : روکنا

وَمَنْ يُّضْلِلِ اللّٰهُ - اور جسے گمراہ کر دے اللہ

اَضَلَّ یُضِلُّ ، اِضْلَالٌ : گمراہ کرنا (IV)

فَمَا لَهٗ مِنْ هَادٍ - تو نہیں ہے پھر اس کو کوئی ہدایت دینے والا

هَادٍ : ہادی) ہدایت دینے والا

وَلَقَدِ اسْتُهْزِئَ بِرُسُلٍ مِّنْ قَبْلِكَ فَاَمْلَيْتُ لِلَّذِيْنَ كَفَرُوْا ثُمَّ اَخَذْتُهُمْ ۫ فَكَيْفَ كَانَ عِقَابِ ﴿۳۲﴾ اَفَمَنْ هُوَ قَآئِمٌ عَلٰى كُلِّ نَفْسٍۭ بِمَا كَسَبَتْ ۚ وَجَعَلُوْا لِلّٰهِ شُرَكَآءَ ؕ قُلْ
سَمُّوْهُمْ ؕ اَمْ تُنَبِّئُوْنَهٗ بِمَا لَا يَعْلَمُ فِى الْاَرْضِ اَمْ بِظَاهِرٍ مِّنَ الْقَوْلِ ؕ بَلْ زُيِّنَ لِلَّذِيْنَ كَفَرُوْا مَكْرُهُمْ وَصُدُّوْا عَنِ السَّبِيْلِ ؕ وَمَنْ يُّضْلِلِ اللّٰهُ فَمَا لَهٗ مِنْ هَادٍ ﴿۳۳﴾

تم سے پہلے بھی بہت سے رسولوں کا مذاق اڑایا جا چکا ہے، مگر میں نے ہمیشہ منکرین کو ڈھیل دی اور آخر کار ان کو پکڑ لیا، پھر دیکھ لو کہ میری سزا کیسی سخت تھی۔ پھر کیا وہ جو ایک ایک متنفس کی کمائی پر نظر رکھتا ہے (اُس کے مقابلے میں یہ جسارتیں کی جا رہی ہیں کہ) لوگوں نے اُس کے کچھ شریک ٹھہرا رکھے ہیں؟ اے نبیؐ، اِن سے کہو (اگر واقعی وہ خدا کے اپنے بنائے ہوئے شریک ہیں تو) ذرا اُن کے نام لو کہ وہ کون ہیں؟ کیا تم اللہ کو ایک نئی بات کی خبر دے رہے ہو جسے وہ اپنی زمین میں نہیں جانتا؟ یا تم لوگ بس یوں ہی جو منہ میں آتا ہے کہہ ڈالتے ہو؟ حقیقت یہ ہے کہ جن لوگوں نے دعوت حق کو ماننے سے انکار کیا ہے ان کے لیے اُن کی مکاریاں خوشنما بنا دی گئی ہیں اور وہ راہ راست سے روک دیے گئے ہیں، پھر جس کو اللہ گمراہی میں پھینک دے اُسے کوئی راہ دکھانے والا نہیں ہے

Surely the Messengers before you were ridiculed, but I always initially granted respite to those who disbelieved, and then I seized them (with chastisement). Then, how awesome was My chastisement! Is it, then, in regard to Him Who watches over the deeds of every person that they are acting blasphemously by setting up His associates? Tell them: "Name those associates (if Allah Himself has made them His associates)! Or are you informing Allah of something the existence of which He does not even know?" Or do people arbitrarily utter empty words? Indeed, their foul contriving has been made to seem fair to the unbelievers and they have been barred from finding the Right Way. Whomsoever Allah lets go astray will have none to guide him.

محمد اقبال

وَلَقَدِ اسْتُهْزِئَ بِرُسُلٍ مِّنْ قَبْلِكَ فَاَمْلَيْتُ لِلَّذِيْنَ كَفَرُوْا ثُمَّ اَخَذْتُهُمْ ۫ فَكَيْفَ كَانَ عِقَابِ ﴿۳۲﴾ اَفَمَنْ هُوَ قَآئِمٌ عَلٰى كُلِّ نَفْسٍۢ بِمَا كَسَبَتْ ۚ وَجَعَلُوْا لِلّٰهِ شُرَكَآءَ ؕ قُلْ سَمُّوْهُمْ ؕ اَمْ
تُنَبِّئُوْنَهٗ بِمَا لَا يَعْلَمُ فِى الْاَرْضِ اَمْ بِظَاهِرٍ مِّنَ الْقَوْلِ ؕ بَلْ زُيِّنَ لِلَّذِيْنَ كَفَرُوْا مَكْرُهُمْ وَصُدُّوْا عَنِ السَّبِيْلِ ؕ وَمَنْ يُّضْلِلِ اللّٰهُ فَمَا لَهٗ مِنْ هَادٍ ﴿۳۳﴾

عذاب میں تاخیر کی حکمت

- اس آیتِ کریمہ میں اس بات کی حکمت واضح فرمادی کہ ان کی ضد اور ان کے مطالبہ عذاب کے باوجود ان پر جو عذاب نہیں آرہاہے تو اس کی وجہ صرف یہ ہے کہ اللہ ان کو اتنی مہلت دے رہاہے کہ ان پر اس کی حجت پوری ہوجائے
- پہلی امتوں پر عذاب ان کے کفر کرنے کے فوراً بعد نہیں آگیا تھا بلکہ اللہ ان کو مہلت پہ مہلت دیتا چلا گیا کہ شاید وہ اپنے رویئے کو سمجھنے کی کوشش کریں اور شاید اپنے چلن کو بدلیں لیکن جب وہ کسی طرح اپنی حالت کو بدلنے کے لیے تیار نہ ہوئے تو آخرکار اللہ تعالیٰ کے عذاب نے ان کی کمر توڑ دی (قومِ نوح، قومِ ہود، قومِ صالح، قومِ لوط، قومِ شعیب اور آلِ فرعون کا انجام ...)
- انھیں تو اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرنا چاہیے کہ اللہ تعالیٰ نے ابھی تک انھیں مہلت کی صورت میں سنبھلنے کا موقع دے رکھا ہے۔ جب یہ موقع ہاتھ سے جاتا رہا تو پھر ان کی تاریخ بھی سابقہ امتوں کی طرح عبرت کا حوالہ بن جائے گی۔
- اَفَمَنْ هُوَ قَآئِمٌ عَلٰى كُلِّ نَفْسٍۢ بِمَا كَسَبَتْ ۚ یہاں آدھی بات بتا کر آدھی بات چھوڑ دی گئی.... کیا وہ ذات جو ہر جان کے اعمال کی نگرانی بھی کررہی ہے اور جو ہر ایک کے ہر قول و فعل کا محاسبہ بھی کرنے والی ہے اس کا شریک تم ایسی چیزوں کو بنائے دے رہے ہو جن کی نہ کوئی حقیقت نہ جن کا کوئی وجود اور نہ جن کے پاس کوئی علم نہ کوئی اختیار۔
- مشرکین کی تحقیر —اس سوال سے کی گئی ہے کہ جن کو تم اللہ کا شریک ٹھہراتے ہو ان کا کوئی کمال کوئی کارنامہ اور کوئی ایسی صفت تو بیان کرو جس سے ان کا استحقاق ظاہر ہو (اس مضمون کی آیات سورۃ اعراف ۷۰، سورۃ یوسف ۴۰، سورہ نجم ۲۳)

وَلَقَدِ اسْتُهْزِئَ بِرُسُلٍ مِّنْ قَبْلِكَ فَأَمْلَيْتُ لِلَّذِينَ كَفَرُوا ثُمَّ أَخَذْتُهُمْ ۖ فَكَيْفَ كَانَ عِقَابِ ﴿٣٢﴾ أَفَمَنْ هُوَ قَائِمٌ عَلَىٰ كُلِّ نَفْسٍ بِمَا كَسَبَتْ ۗ وَجَعَلُوا لِلَّهِ شُرَكَاءَ قُلْ سَمُّوهُمْ ۚ أَمْ
تُنَبِّئُونَهُ بِمَا لَا يَعْلَمُ فِي الْأَرْضِ أَمْ بِظَاهِرٍ مِّنَ الْقَوْلِ ۗ بَلْ زُيِّنَ لِلَّذِينَ كَفَرُوا مَكْرُهُمْ وَصُدُّوا عَنِ السَّبِيلِ ۗ وَمَن يُضْلِلِ اللَّهُ فَمَا لَهُ مِنْ هَادٍ ﴿٣٣﴾

- تو اگر اللہ کا کوئی شریک ہوتا ضرور اسے جانتا ہوتا جب وہ نہیں جانتا تو س کا صاف اور سادہ مطلب یہی ہے کہ اللہ کے کسی شریک کا کوئی وجود نہیں ہے ورنہ اللہ کا جہل لازم آئے گا، یہ تمہارے ظاہری اور کھوکھلے الفاظ ہیں جن کا خارج میں کوئی مصداق نہیں ہے اور حقیقت الامر بھی یہی ہے

- شرک کو مکاری کہنے کی وجہ: (۱) جن اجرام فلکی یا فرشتوں یا ارواح یا بزرگ انسانوں کو خدائی صفات و اختیارات کا حامل قرار دیا گیا ہے، اور جن کو خدا کے مخصوص حقوق میں شریک بنا لیا گیا ہے، ان میں سے کسی نے بھی کبھی نہ ان صفات و اختیارات کا دعوی کیا، نہ ان حقوق کا مطالبہ کیا، اور نہ لوگوں کو یہ تعلیم دی کہ تم ہمارے آگے پرستش کے مراسم ادا کرو ہم تمہارے کام بنایا کریں گے۔ یہ تو چالاک انسانوں کا کام ہے کہ انھوں نے عوام پر اپنی خدائی کا سکہ جمانے کے لیے اور ان کی کمائیوں میں حصہ بٹانے کے لیے کچھ بناوٹی خدا تصنیف کیے، لوگوں کو ان کا معتقد بنایا اور اپنے آپ کو کسی نہ کسی طور پر ان کا نمائندہ ٹھیرا کر اپنا الو سیدھا کرنا شروع کر دیا

- (۲) دراصل یہ ایک فریب نفس ہے اور ایک چور دروازہ ہے جس کے ذریعے سے انسان دنیا پرستی کے لیے، اخلاقی بندشوں سے بچنے کے لیے اور غیر ذمہ دارانہ زندگی بسر کرنے کے لیے راہ فرار نکالتا ہے۔

- جب ان مشرکین نے دعوت حق کو ماننے سے انکار کر دیا تو قانون فطرت کے مطابق ان کے لیے ان کی گمراہی، اور اس گمراہی پر قائم رہنے کے لیے (محض اپنے اقتدار اور اپنی پیشوائی کو بچائے رکھنے کے لیے) ان کی مکاری خوشنما بنا دی گئی اور اسی فطری قانون کے مطابق راہ راست پر آنے سے روک دیے گئے۔

- جان بوجھ کر حق کو جھٹلانے اور باطل کی حمایت کرنے والے خدا کے قانون کی زد میں آجاتے ہیں اور وہ ہدایت نہیں پاتے

لَهُمۡ عَذَابٌ فِى الۡحَيٰوةِ الدُّنۡيَا وَلَعَذَابُ الۡاٰخِرَةِ اَشَقُّ‌ ۚ وَمَا لَهُمۡ مِّنَ اللّٰهِ مِنۡ وَّاقٍ ﴿۳۴﴾ مَثَلُ الۡجَنَّةِ الَّتِىۡ وُعِدَ الۡمُتَّقُوۡنَ‌ؕ تَجۡرِىۡ مِنۡ تَحۡتِهَا الۡاَنۡهٰرُ‌ؕ اُكُلُهَا دَآئِمٌ وَّظِلُّهَا‌ؕ تِلۡكَ عُقۡبَى الَّذِيۡنَ اتَّقَوْا‌ ‌ۖ وَّعُقۡبَى
الۡكٰفِرِيۡنَ النَّارُ ﴿۳۵﴾

لَهُمۡ عَذَابٌ فِى الۡحَيٰوةِ الدُّنۡيَا - ان کے لیے ہے عذاب دنیاوی زندگی میں

وَلَعَذَابُ الۡاٰخِرَةِ اَشَقُّ - اور آخرت کا عذاب اس سے بھی زیادہ سخت ہوگا

اَشَقُّ ، شَقٌّ سے افعل التفضیل کا صیغہ - (زیادہ سخت)

وَمَا لَهُمۡ - اور نہ ہوگا ان کے لیے

مِّنَ اللّٰهِ مِنۡ وَّاقٍ - اللہ سے کوئی بھی بچانے والا

وَقَى يَقِي ، وِقايةً بچانا

وَاقٍ بچانے والا

جنت کی تمثیل

مَثَلُ الۡجَنَّةِ الَّتِىۡ - اس جنت کی مثال جس کا

وُعِدَ الۡمُتَّقُوۡنَ - وعدہ کیا گیا ہے اہل تقویٰ سے۔

تَجۡرِىۡ مِنۡ تَحۡتِهَا الۡاَنۡهٰرُ - (یہ ہے) کہ بہہ رہی ہوں گی ان کے نیچے نہریں

لَهُمْ عَذَابٌ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَلَعَذَابُ الْاٰخِرَةِ اَشَقُّ ۚ وَمَا لَهُمْ مِّنَ اللّٰهِ مِنْ وَّاقٍ ﴿۳۴﴾ مَثَلُ الْجَنَّةِ الَّتِيْ وُعِدَ الْمُتَّقُوْنَ ۭ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ۭ اُكُلُهَا دَآئِمٌ وَّظِلُّهَا ۭ تِلْكَ عُقْبَى الَّذِيْنَ اتَّقَوْا ۖ وَّعُقْبَى
الْكٰفِرِيْنَ النَّارُ ﴿۳۵﴾

اُكُلُهَا دَآئِمٌ - اس کے پھل دائمی

اُكُل : پھل، میوہ

وَّ ظِلُّهَا - اس کے سائے (بھی)

ظِلّ : سایہ

تِلْكَ عُقْبَىٰ - یہ ہے انجام

الَّذِيْنَ اتَّقَوْا - جنھوں نے تقویٰ کیا

وَّعُقْبَى الْكٰفِرِيْنَ النَّارُ -اور کافروں کا انجام آگ ہے

لَهُمْ عَذَابٌ فِی الْحَیٰوةِ الدُّنْیَا وَ لَعَذَابُ الْاٰخِرَةِ اَشَقُّ ۚ وَ مَا لَهُمْ مِّنَ اللّٰهِ مِنْ وَّاقٍ ﴿۳۴﴾ مَثَلُ الْجَنَّةِ الَّتِیْ وُعِدَ
الْمُتَّقُوْنَ ؕ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ؕ اُكُلُهَا دَآئِمٌ وَّ ظِلُّهَا ؕ تِلْكَ عُقْبَى الَّذِیْنَ اتَّقَوْا ۖۗ وَّ عُقْبَى الْكٰفِرِیْنَ النَّارُ ﴿۳۵﴾

ایسے لوگوں کے لیے دنیا کی زندگی ہی میں عذاب ہے، اور آخرت کا عذاب اُس سے بھی زیادہ سخت ہے کوئی ایسا نہیں جو اُنہیں خدا سے بچانے والا ہو

خداترس انسانوں کے لیے جس جنت کا وعدہ کیا گیا ہے اس کی شان یہ ہے کہ اس کے نیچے نہریں بہہ رہی ہیں، اس کے پھل دائمی ہیں اور اس کا سایہ لازوال یہ انجام ہے متقی لوگوں کا اور منکرین حق کا انجام یہ ہے کہ ان کے لیے دوزخ کی آگ ہے

They shall suffer chastisement in the life of the world, and surely the chastisement of the Hereafter is even more grievous. None has the power to shield them from (the chastisement of) Allah.

And such will be the Paradise promised to the God-fearing: rivers will flow beneath it, its fruits will be eternal, and so will be its blissful shade. That is the ultimate destiny of the God-fearing while Fire is the destiny of the unbelievers.

محمد اقبال

اضافی مواد

Reference Material

سورۃ الرعد - آیات ۲۷ - ۳۵

- نبی اکرم ﷺ سے فرمائشی معجزہ دکھانے کا مطالبہ - جواب دیا گیا کہ اللہ معجزہ دکھا کر زبردستی ہدایت کسی کو نہیں دیتا ہدایت اُسی کو ملتی ہے جو اللہ کی طرف حصول ہدایت کے لیے عاجزی سے رجوع کرتا ہے۔ یہ وہ لوگ ہیں جن کے دلوں کو اطمینان ہوتا ہی اللہ کے ذکر سے ہے۔ ان سعادت مندوں کے لیے انتہائی عمدہ مقامات میں داخل ہونے کی بشارت ہے۔
- نبی اکرم ﷺ کو تسلی، جو کچھ آپ کو پیش آ رہا ہے یہ آپ سے پہلے نبیوں اور رسولوں کو پ بھی پیش آ چکا ہے ت، آپ اللہ کی وحی کی ہوئی کتاب ان کو سنا دیں اور اللہ پر بھروسہ رکھیں
- مسلمانوں کو یہ تسلی کہ یہ نہ خیال کرو کہ اگر ان کو کوئی معجزہ دکھا دیا گیا تو یہ مان لیں گے اگر کوئی ایسا قرآن بھی ان کے لیے اتار دیا جائے جس سے پہاڑ چلنے لگیں، زمین ٹکڑے ٹکڑے ہو جائے یا مردے بولنے لگ جائیں جب یہ اپنی ہٹ سے باز آنے والے نہیں ہیں
- شرک اور شرکاء کی نفی شرکاء و شفعاء کا کوئی وجود نہیں۔ یہ محض من گھڑت باتیں ہیں۔ اس فریب نفس میں مبتلا ہو کر جنہوں نے اللہ کے راستہ سے منہ موڑا وہ اس دنیا میں بھی خدا کے عذاب سے دوچار ہوں گے اور آخرت کا عذاب تو اس سے کہیں سخت ہوگا۔ کوئی شریک و شفیع وہاں ان کو بچانے کے لیے نہیں اٹھے گا۔
- دلوں کو سکون اللہ کی یاد سے ہی ملتا ہے